بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اَن الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

خطبہ نمبر ۲۳

الفضل

قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳ | ۲۵ ماہ احسان ۱۳۲۴ ہش | ۱۴ رجب ۱۳۶۴ھ | ۲۵ جون ۱۹۴۵ء | نمبر ۱۴۷

زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ احسان سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج پونے ۹ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں

کل صبح کی ٹرین سے سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ بیگم نواب محمد علی خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ' نواب زادہ خان محمد احمد خان صاحب معہ بیگم صاحبہ و بچگان شملہ تشریف لے جا رہے ہیں۔

آج بعد نماز ظہر مجلس خدام الاحمدیہ ۔ کے زیر اہتمام کتاب "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارنامے" کا امتحان مسجد اقصےٰ میں لیا گیا۔ جس میں مرکز کے ۱۹۴ خدام شامل ہوئے۔

خطبہ جمعہ*

تمام جماعتیں چندہ تحریک جدید کی ادائیگی جلد کریں

سستی اور غفلت کو چھوڑ کر صحیح طریقوں پر عمل کرتے ہوئے اسلام کو اس کی بنیادوں پر قائم کرو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۲ ماہ احسان ۱۳۲۴ ہش مطابق ۲۲ جون ۱۹۴۵ء

مرتبہ ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

میں نے گزشتہ خطبہ میں بیان کیا تھا کہ بے شک جماعت مالی قربانی کر رہی ہے مگر جہاں تک تحریک جدید کا تعلق ہے اس میں جماعت نے سستی سے کام لیا ہے اب بھی باوجود میرے خطبہ کے جماعت میں شائع ہونے کے جماعت میں

سستی کے آثار

نظر آتے ہیں۔ سات مہینے تحریک جدید کے گیارھویں سال پر گزر چکے ہیں۔ لیکن ابھی چالیس فیصدی چندہ بھی وصول نہیں ہوا۔ میں سمجھتا ہوں اس میں زیادہ تر جماعت کی سستی نہیں۔ کیونکہ انجمن کے چندے باقاعدہ وصول ہو رہے ہیں۔ اس میں

زیادہ تر غفلت

تحریک جدید کے دفتر کی ہے۔ اگر لوگوں کے اخلاص اور ان کی قربانی میں کمی آجاتی تو چاہیئے تھا۔ کہ دوسرے چندوں میں بھی کمی آجاتی۔ لیکن صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں کمی نہیں آئی۔ بلکہ زیادتی ہو رہی ہے ۔ ایک دو ہفتوں میں مجھے کمی نظر آئی تھی۔ مگر انہوں نے ثابت کیا ہے۔ کہ بعد کے ہفتوں میں یہ کمی پوری ہو کر پہلے سے بھی زیادہ چندہ وصول ہو گیا ہے۔ پس میں سمجھتا ہوں۔ کہ یا تو جو میں نے کہا تھا۔ کہ ہر انجمن میں اس غرض کے لئے ایک

سکرٹری تحریک جدید

ہونا چاہیئے۔ دفتر نے اس نشہ میں کہ میرے خطبات کی وجہ سے جماعت میں ایک عام بیداری پیدا ہو گئی۔ جماعتوں میں سکرٹری کے مقرر کرنے میں کوتاہی سے کام لیا ہے۔ اور یا پھر جو سیکرٹری مقرر ہیں۔ وہ سست ہیں دفتر نے ان کی نگرانی نہیں کی۔ اور ان کو ہوشیار اور بیدار کرنے کے لئے کوئی جدوجہد نہیں کی بجائے اس کے کہ وہ سیکرٹریوں کو چست کرتے۔ وہ ہمیشہ اخبار میں یہ اعلان کرتے رہتے ہیں۔ کہ

سابقون الاولون

میں شامل ہونے کا وقت آگیا۔ یہ ایک فقرہ ہے جو انہوں نے سیکھا ہوا ہے اور اسی ایک فقرہ کو وہ بار بار دہراتے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ کوئی ایک فقرہ خواہ کتنا ہی بیدار کرنے والا ہو ہمیشہ کے لئے کام نہیں آسکتا۔ تیز سے تیز چھری بھی تھوڑی دیر چلنے کے بعد کند ہو جاتی ہے۔ اور ضرورت ہوتی ہے۔ کہ اسے تیز کیا جائے۔

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ بھوپال میں ایک بزرگ تھے۔ جن سے میں عموماً ملنے کے لئے جاتا رہتا تھا۔ ایک دفعہ کچھ دیر کے بعد ملا۔ تو آپ نے فرمایا۔ میاں کبھی قصاب کی دوکان پر بھی گئے ہو۔ میں نے کہا ہاں جناب کئی دفعہ جاتا ہوں۔ کہنے لگے کیا تم نے دیکھا۔ کہ قصاب کچھ دیر گوشت کاٹنے کے بعد چھریوں کو آپس میں رگڑ لیتا ہے۔ آپ فرماتے تھے میں نے کہا۔ میں نے ایسا کئی بار دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا۔ جانتے ہو وہ چھریاں آپس میں کیوں رگڑتا ہے۔ اس لئے رگڑتا ہے۔ کہ چربی میں جب بار بار چھری جاتی ہے تو کند ہو جاتی ہے اور ضرورت ہوتی ہے۔ کہ اسے تیز کیا جائے۔ چنانچہ جب دو چھریاں آپس میں رگڑی جاتی ہیں۔ تو وہ دونوں تیز ہو جاتی ہیں۔ یہ مثال دے کر فرمانے لگے ہمارا دماغ بھی

دنیوی کاموں میں

مشغول رہنے کی وجہ سے کند ہو جاتا ہے۔ اور تمہارا دماغ بھی کند ہو جاتا ہوگا۔ کبھی کبھی آجایا کرو تاکہ ہم بھی اپنی چھریاں آپس میں رگڑ لیا کریں۔ اور میرا اور تمہارا ذہن دونوں تیز ہوتے رہیں۔ تو متواتر سابقون الاولون کے الفاظ کو اخبار میں دہراتے رہنا اثر کو کم کر دیتا ہے۔ اور آخر کثرت استعمال کی وجہ سے سابقون الاولون کے معنے جاتے رہتے ہیں

کام کرنے کا طریق

یہ ہوتا ہے کہ تنظیم کی جائے۔ مگر انہوں نے جماعتوں میں اپنے سکرٹری مقرر نہیں کئے اور اگر کئے ہیں تو وہ سست ہیں۔ چاہیئے تھا۔ کہ ان کو ہوشیار کیا جاتا یا بدلوایا جاتا۔ مگر ان کو بدلوانے کی بھی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔

* گزشتہ پرچہ میں حضور کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲-۶-۴۵ چھپ چکا ہے۔ اس کا بقیہ حصہ جو قلت گنجائش کے سبب شائع نہ ہو سکا تھا۔ اب شائع کیا جا رہا ہے۔ (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

ایڈیٹر - غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

آٹھ سَو جماعتوں

میں صدر انجمن احمدیہ کے آدمی کام کرتے ہیں - اور وہ اپنے چندوں میں برابر ترقی کر رہے ہیں - بیشک اُن کے انسپکٹر بھی ہیں لیکن سکرٹریاں تحریک جدید کو بھی انسپکٹروں کے ذریعہ چست کیا جا سکتا تھا - مگر دفتر والوں نے اس بارہ میں اپنی ذمہ داری کو قطعاً محسوس نہیں کیا - پس اس چندہ کی عدم وصولی میں زیادہ تر دفتر والوں کی کوتاہی ہے - اگر جماعت کی کوتاہی ہوتی تو صدر انجمن احمدیہ کے چندوں پر بھی اس کا اثر پڑتا مگر ان کے چندوں پر اس کا اثر نہیں پڑا - پس میں اس کا الزام دفتر والوں کو دیتا ہوں - مگر میں سمجھتا ہوں -

جماعت بھی اپنی ذمہ داری

پوری طرح برہی نہیں - میں نے بتایا تھا کہ

کام کرنے کا وقت اب آیا ہے

اور یہی وہ سال ہے - جس میں اخراجات پہلے سے کئی گنا بڑھ گئے ہیں - کچھ مبلغ باہر جا چکے ہیں - اور کچھ مبلغ تیار ہیں - جو عنقریب تبلیغ کے لئے غیر ممالک میں روانہ ہونے والے ہیں - اگر ایسے وقت میں جماعت اپنی ذمہ داری کو پوری طرح نہ سمجھے تو کس قدر افسوس کا مقام ہوگا - یہ بالکل ویسی ہی بات ہوگی جیسے کوئی شخص اپنے معشوق سے ملنے کے لئے ایک لمبے فاصلے سے دوڑتا چلا آئے مگر جب اس کے دروازہ پر پہنچ جائے تو ڈیوڑھی میں ہی بیٹھ جائے - اور اندر داخل ہونے کی کوشش نہ کرے - جو افسوس ایسے شخص کو ہوگا وہی حال ان لوگوں کا ہے جنہوں نے دس سال قربانی کی مگر جب عملی طور پر کام کرنے کا وقت آیا - اور

خدا تعالیٰ کے سپاہی

میدان جنگ میں کام کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے - تو وہ ہمت ہار کر بیٹھ گئے - کیا خدا تعالیٰ کے نشانات اُس کے تازہ بتازہ معجزات اور اس کی تائید اور نصرت کے متواتر واقعات سے مومنوں کو اسی طرح فائدہ اٹھانا چاہئے - یاد رکھو خدا تعالیٰ کے نشانات جہاں بہت بڑی رحمت کا موجب ہوتے ہیں - وہاں بہت بڑے ابتلا کا بھی موجب ہوتے ہیں - اگر انسان ان نشانات کی قدر کرے - تو اُس کا ایمان زمین سے آسمان پر پہنچ جاتا ہے - اور اگر وہ ان نشانات کی قدر نہ کرے اور ان سے فائدہ نہ اٹھائے تو اُس کا ایمان آسمان سے زمین پر آ گرتا ہے - پس میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اِن نشانات سے فائدہ اٹھائے - اپنے ایمانوں کو مضبوط بنائے اور پہلے سے

زیادہ قربانیاں

کرنے کی کوشش کرے - کیونکہ اب اس کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت بڑھ گئی ہیں اور خدا نے اُس پر حجت تمام کر دی ہے - اگر اب بھی کوئی شخص توجہ نہیں کرے گا - تو وہ گھڑا گھڑایا اور بنا بنایا مجرم خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا -

وہ لوگ

جنہوں نے خدا تعالیٰ کے نشانات نہیں دیکھے وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم کیا کریں ہم نے تو اپنی آنکھ سے خدا تعالیٰ کا کوئی نشان نہیں دیکھا - وہ لوگ جن پر ایک لمبا عرصہ گذر چکا ہے - اور گو کسی پہلے زمانہ میں انہوں نے خدا تعالیٰ کے نشانات کو دیکھا ہو مگر اب ایک لمبے زمانہ سے انہوں نے کسی نشان کو نہیں دیکھا وہ بھی کہہ سکتے ہیں - کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات پر ایک عرصہ دراز گذر چکا ہے - اب ہمارے دلوں پر زنگ لگ گیا ہے اور ہم میں قربانی کرنے کی روح نہیں رہی - لیکن

وہ جماعت

جس کے سامنے خدا تعالیٰ نے اپنے تازہ بتازہ نشانات دکھائے ہیں اور اب بھی دکھا رہا ہے - وہ خدا تعالیٰ کو کیا جواب دے سکتی ہے - اس کے ایمان میں تو اتنی تیزی اور شدت ہونی چاہئے - کہ کوئی بات اُس کو سست کرنے والی نہ ہو - ہر قدم اُس کا آگے بڑھے اور اس طرح دیوانہ وار وہ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے کھڑی ہو جائے کہ اسے اپنی زندگی اور اپنی موت دونوں یکساں معلوم ہوں بلکہ موت اسے زندگی سے زیادہ شیریں اور لذیذ معلوم ہو - کیونکہ موت میں مومن اپنے یار کے دیدار کو دیکھتا ہے -

صحابہؓ کی طرف دیکھو

انہوں نے دین کے لئے کیسی کیسی قربانیاں کیں -

حضرت ضرارؓ بن اسود

ایک مخالف جرنیل کے مقابلہ میں اُس سے لڑنے کے لئے نکلے - وہ کئی مسلمانوں کو شہید کر چکا تھا - جب یہ اُس کے سامنے ہوئے تو فوراً بھاگے اور دوڑتے ہوئے اپنے خیمہ کی طرف چلے گئے - یہ دیکھ کر صحابہؓ میں سخت بے کلی اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی - کہ اب عیسائیوں کے سامنے ہماری کیا عزت رہ جائیگی - کمانڈر انچیف نے فوراً اُن کے پیچھے اپنا آدمی دوڑایا اور کہا کہ پتہ لو ضرارؓ کیوں بھاگے ہیں - وہ گیا تو اس وقت ضرارؓ اپنے خیمہ سے باہر نکل رہے تھے اُس شخص نے کہا ضرارؓ آج تم نے کیا کیا - تمہارے اس فعل کے نتیجہ میں آج سارے اسلامی لشکر کی گردنیں جھکی ہوئی ہیں - کہ اسلام کا سپاہی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی میدان جنگ سے بھاگ گیا - حضرت ضرارؓ نے کہا ہاں تم نے یہی سمجھا ہوگا - مگر بات یہ ہے - کہ جب کئی مسلمان یکے بعد دیگرے اس جرنیل کے ہاتھ سے مارے گئے - تو میں نے فیصلہ کیا کہ اب میں اس کے مقابلہ میں نکلونگا - مگر جب میں اس کے سامنے کھڑا ہوا - تو مجھے یاد آ گیا کہ میں نے کرتے کے نیچے لوہے کی زرہ پہنی ہوئی ہے - اس وقت میرے دل نے مجھے کہا کہ ضرار کیا یہ زرہ تو نے اس لئے پہن رکھی ہے کہ یہ بڑا بھاری جرنیل ہے ایسا نہ ہو کہ تو اس کے ہاتھ سے مارا جائے - کیا

خدا کے ملنے سے

تو ڈرتا ہے کہ زرہ پہن کر لڑنے کے لئے آیا ہے - جب میرے دل نے مجھ سے یہ کہا - تو میں نے سمجھا - اگر میں اس وقت مارا گیا - تو میں جہنم میں جاؤں گا - کیونکہ اللہ تعالیٰ مجھے کہے گا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تجھے ہم سے ملنے کی خواہش نہیں تھی - چنانچہ میں دوڑتا ہوا واپس چلا گیا تاکہ زرہ اتار دوں - اور اس کے بغیر اس کا مقابلہ کروں - چنانچہ انہوں نے اپنا کرتہ اٹھا کر بتایا کہ دیکھ لو میں زرہ اُتار کر آیا ہوں - اس کے بعد وہ اس کے مقابلہ کے لئے نکلے - اور اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ انہوں نے اسے مار لیا تو

مومن موت کو

اپنی زندگی سے بھی پیارا سمجھتا ہے - جس چیز کو لوگ ہلاکت سمجھتے ہیں مومن اسے اپنے لئے برکت کا باعث سمجھتے ہیں - اور جس چیز کو لوگ تباہی کا موجب سمجھتے ہیں - مومن اسے اپنی ترقی کا موجب سمجھتے ہیں -

پس جہاں میں مرکز کے کارکنوں کو توجہ دلاتا ہوں اور اُن کی

غفلت اور کوتاہی

پر انہیں ملامت کرتے ہوئے - انہیں صحیح طور پر کام کرنے کی نصیحت کرتا ہوں - وہاں میں

جماعتوں کو بھی ملامت

کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ انہوں نے اپنے فرائض کو صحیح طور پر ادا نہیں کیا اور عین اس موقعہ پر جبکہ ہم لڑائی کے لئے تیاری کر رہے تھے - انہوں نے ہماری طبیعتوں کو مشوش کر دیا - اور ہمارے وقتوں کو اس عظیم الشان کام کی بجائے اور کاموں کے لئے خرچ کروانے لگی -

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنی کوتاہیوں اور غفلتوں کو دور کرے اور خدا تعالیٰ کے تازہ نشانات جو اس کے سامنے ظاہر ہو رہے ہیں اُن سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے وہ اپنے ایمان اور اپنے اخلاص کو بڑھاتی چلی جائے - اسی طرح

اللہ تعالیٰ ہمارے کارکنوں کو

اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ سستی اور غفلت کو چھوڑ کر صحیح طریقوں پر عمل کرتے ہوئے

اسلام کو اُس کی صحیح بنیادوں پر قائم

کر دیں تاکہ دونوں گروہ اس کے حضور سرخرو ہوں - اور دونوں گروہ اس کے حضور ثواب کے مستحق ہوں -

نقد و نظر

فی زمانہ کسی قوم کی راہ نمائی اور ترقی کے لئے اس کے اخبارات اور جرائد کے صحافتی معیار کا بلند ہونا نہائت ضروری ہے۔ صحافتی معیار کو قائم رکھنے کی ذمہ واری جہاں ایک طرف ادارہ پر ہوتی ہے۔ وہاں قوم بھی اس سے بری الذمہ نہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے۔ کہ اگر قوم تمام تر ذمہ واری ایڈیٹر پر ڈال کر اپنے آپ کو سبکدوش قرار دے لے تو یہ معیار قائم رہ ہی نہیں سکتا۔ یہ معیار تو اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے جب قوم اپنے اخبار اور رسائل کا اچھی طرح مطالعہ کرے۔ اور جہاں کہیں اس میں کوئی قابل گرفت خامی دیکھے اس کی اصلاح کی طرف قدم اٹھائے۔ تعمیری تنقید کے بغیر کوئی چیز ترقی کر نہیں سکتی۔ اور اگر کوئی جریدہ اس قسم کی نقد و نظر سے محروم رہتا ہے۔ یا محروم رہنا چاہتا ہے۔ تو اس کا تنزل کے مقامات کو جلد طے کرنا ایک لازمی اور لابدی اور قدرتی امر ہے۔

"الفضل" ہمارا ایک جماعتی اخبار ہے اور اس کے معیار کو قائم رکھنا ہم سب کا فرض ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ جہاں یہ تعمیری تنقید سے ایک گونہ محروم رہا ہے۔ اور سوائے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی تنقید کے اُسے بہت کم بیرونی تنقید میسر آئی ہے۔ وہاں خود اخبار کے ادارہ میں بھی تنقید کو قبول کرنے کی رُوح کم ہوگئی ہے۔ پس جماعت کی توجہ کا اس طرف جلد مبذول ہونا نہائت ضروری ہے۔ اور یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اخبارات کے اعلےٰ معیار کو قائم رکھنے کی پوری پوری کوشش کریں۔ چنانچہ ذیل میں "الفضل" کے چند مضامین کے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں۔

(۱)

"الفضل" ۲۴ ہجرت میں ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ ان کا لڑکا فوت ہونے پر ان کی وہی کیفیت ہوئی۔ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک احمد کے فوت ہونے پر ہوئی تھی۔ پھر اس مضمون میں ڈاکٹر صاحب اور ان کے بیٹے کی ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام سے مثال دی گئی ہے۔ تمام جہان کے بیٹے مرتے ہیں۔ اور لوگ اس پر صبر بھی کرتے ہیں۔ مگر اس واقعہ کو ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ کے قصہ کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واقعہ کے ساتھ کیا جوڑ ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا بیٹا تو اپنی قضا سے فوت ہوا۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کے حکم کے مطابق خود اپنے بیٹے کو بلا کر ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ بھلا ان دو چیزوں میں نسبت ہی کیا ہے۔ یہ تو وہی مثال ہے۔ کہ ؎

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

یقیناً حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اسمٰعیلؑ کے متعلق بشارتیں ملی ہونگی۔ لیکن جب انہوں نے یہ سمجھا۔ کہ خدا تعالےٰ کا یہ حکم ہے۔ کہ اسے ذبح کر دو۔ تو پھر ان کے دل میں کیا کیفیت ہوئی ہوگی۔ وہ صرف اپنے بیٹے ہی کو ذبح نہیں کر رہے تھے۔ بلکہ اس کے ساتھ ان تمام بشارتوں کا بھی جو خدا تعالےٰ نے اس بارے میں دی تھیں خون کر رہے تھے۔ یہ ایک سخت امتحان تھا۔ کہ ایک طرف تو اس بیٹے کے متعلق بشارتیں اور پیشگوئیاں ہیں اور دوسری طرف اسی کو ذبح کیا جا رہا ہے گویا خود اپنے ہاتھوں سے اپنی پیشگوئیوں کو جھٹلانے کا سامان کیا جاتا ہے۔ لیکن باوجود اس قدر بھاری امتحان کے آپ بشاشت قلب کے ساتھ اپنے بیٹے کی قربانی کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ یہ مثال ڈاکٹر صاحب اور ان کے بیٹے پر کسطرح چسپاں ہو سکتی ہے۔ اسی طرح مبارک احمد کی وفات کا واقعہ ہے۔ مبارک احمدؓ کے متعلق کثرت سے ایسے الہامات تھے جن کی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ان کی وفات کا شاق گزرنا ضروری تھا لیکن باوجود اس کے آپ نے اس حادثہ کو بطیب خاطر قبول کیا۔ بچے تو لوگوں کے بھی مرتے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی مرے اور یہ بھی معلوم ہے کہ کئی لوگ جزع فزع بھی نہیں کرتے۔ چنانچہ ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب کوئی بچہ فوت ہوا۔ تو آپ کی آنکھیں پُرنم ہونے پر ایک شخص نے کہا کہ کیا رسول خدا بھی ایسا کرتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ مجھے تو خدا تعالیٰ نے نرم دل عطا فرمایا ہے۔ اگر تمہیں نہیں دیا تو میں کیا کروں۔ پس انبیاء اور دوسروں کے صبر میں کیا فرق ہوا؟ فرق یہی ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر بچہ جو فوت ہوتا تھا وہ بظاہر ان شانئک ھو الابتر کی تردید ہو سکتا تھا۔ لیکن آپ باوجود اس کے راضی بہ قضا ہوتے تھے۔ اسی طرح جب مبارک احمد فوت ہوا۔ تو یہ بظاہر ان پیشگوئیوں کے خلاف تھا۔ جو کہ اس کے بارہ میں کی گئی تھیں۔ لیکن باوجود اس کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ نے اس حادثہ کے وقت صبر دکھلایا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مشیت پر راضی ہوئے۔ دراصل لوگ بہت دھوکا کھاتے ہیں جو انبیاء علیہم السلام کے واقعات کے ساتھ اس طرح اپنے واقعات ملا لیتے ہیں۔ وہ نہیں دیکھتے کہ انبیاء کے ظاہری واقعات کے ساتھ ایک باطنی رنگ بھی ہوتا ہے وہ دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ آن کے ساتھ جو وعدے کئے گئے ہیں بظاہر یہ انکی تردید ہے لیکن باوجود اس کے وہ صبر و رضا کے مقام کو نہیں چھوڑتے۔

اس طرح بلا وجہ انبیاء علیہم السلام کے واقعات کے ساتھ مشابہت دینا ایک بہت خطرناک مرض ہے۔ اور اس سے ان کے مراتب کی تحقیر ہوتی ہے۔ اس طور پر انبیاء سے مشابہت دیئے جانے سے لوگ سمجھنے لگیں گے کہ ان کے ہاں ایسی مشابہت کوئی بڑی بات نہیں ہوتی۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشابہت کو بھی اسی رنگ میں لینے لگیں گے۔ گویا اس طرح ہم خود اپنے ہاتھوں مسیح موعود علیہ السلام کے مراتب کی تذلیل کرنے والے ٹھہریں گے۔

(۲)

۱۸ ہجرت کے "الفضل" میں ایڈیٹر صاحب کی طرف سے جلی عنوان کے ساتھ ایک افتتاحیہ شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ۱۹۱۴ء میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ مالی لحاظ سے برطانیہ امریکہ کا مقروض اور دست نگر ہو جائے گا۔ اور اب ایسا ہی ہو گیا ہے۔ اس کے متعلق میں نے حضور کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا کہ جہاں تک مجھے علم ہے یہ حضور کی کوئی الہامی پیشگوئی نہ تھی۔ بلکہ محض حالات پر تبصرہ تھا۔ اس کو ایڈیٹر صاحب کا ایسے رنگ میں پیش کرنا دشمن کو خوامخواہ انگشت نمائی کا موقع دیتا ہے چنانچہ ۲۶ مئی کو جب یہ عاجز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو حضور نے فرمایا کہ اگرچہ بیماری کی وجہ سے آجکل میں تمام ڈاک نہیں دیکھتا مگر بعض خطوط دیکھ لیتا ہوں آپ کا خط ملا تھا آپ نے جو اعتراض کیا ہے درست ہے یہ تو محض حالات پر تبصرہ تھا اس کو پیشگوئی کے طور پر پیش کرنا بے معنی ہے۔ پھر فرمایا۔ کہ آجکل "الفضل" کا معیار بہت گر گیا ہے معلوم نہیں اس کی کیا وجہ ہے۔ میری دو تین رویاء بھی ٹھیک شائع نہیں ہوئیں۔

آپ اس مضمون کی "الفضل" میں تردید شائع کریں اور بیشک اس میں میرا حوالہ دیں۔ اسپر میں نے عرض کی کہ حضور "الفضل" اس بارے میں بہت ذکی الحس ہے۔ حضور جب ملتان تشریف لیگئے تو حضرت میر صاحب کے مضمون کہ آپ پٹھان ہیں مغل نہیں۔ کی جو آپ نے تردید فرمائی تھی۔ وہ خاکسار نے "الفضل" والوں کو بھیجی۔ کل مضمون آدھ کالم سے زیادہ نہیں تھا۔ مگر انہوں نے شائع نہیں کیا۔ حالانکہ یہ تاریخی لحاظ سے بہت اہم بات تھی۔

الفضل نے وہ بات تو چھاپ دی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریک کے خلاف تھی مگر وہ چھاپنی پسند نہ کی جو خلیفۂ وقت کی طرف منسوب تھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریک کے مطابق تھی۔

فرمایا ہاں اپنے مضامین کو بیچ ہوتی ہے۔ اگرچہ عام طور پر ہم ایڈیٹروں کو آزادی دیتے ہیں۔ کہ جو مضمون وہ چاہیں شائع کریں۔ چنانچہ بعض دفعہ بعض دنیوی وجاہت والے لوگوں کے خطوط بھی آتے ہیں۔ کہ ہم نے مضمون بھیجا اور وہ شائع نہیں ہوا۔ اس سے ہماری ہتک ہوئی ہے۔ تو ہم یہی کہتے ہیں کہ اس بارہ میں ایڈیٹر کو اجازت ہے۔ اگر اس طرح ہم مداخلت کریں تو پھر وہ کام نہیں کر سکتے لیکن ایسی صورت میں کہ ایک بات سلسلہ کی تاریخ یا عقیدہ کے متعلق ایسی ہے۔ جس کا شائع ہونا ضروری ہے۔ اگر ایڈیٹر شائع نہیں کرتے تو آپ ہمارے پاس شکایت کر سکتے ہیں تاکہ ہم دیکھ سکیں کہ غلطی کس کی ہے۔

(۳)

اسی ضمن میں حضور نے مسکرا کر فرمایا۔ کہ یہ تو آپ کی طرف سے تردید کی گئی تھی۔ جو انہوں نے شائع نہیں کی خود میں نے ایک تردید کی ہے جو ابھی تک شائع نہیں ہوئی۔ اخبار "حریت" دہلی کے متعلق جو الفضل نے لکھا تھا کہ چونکہ اس نے احمدیت کی مخالفت کی اس لئے اس پر بیماری کا دورہ پڑا یہ ایک غلط بات تھی لوگ روز بیمار ہوتے ہیں۔ میں بھی بیمار ہوتا ہوں ایسی باتوں کو اس طرح پیش کرنا دین کا مضحکہ اڑانا ہے۔

الفضل والوں کو چاہئے تھا کہ یوں لکھتے کہ جب آپ نے احمدیت کی مخالفت شروع کی تو اس کے نتیجہ میں آپ کے دل میں نیک تحریک پیدا ہونی چاہئے تھی۔ نہ یہ کہ آپ کے دل میں خودکشی جیسے قبیح فعل کا خیال پیدا ہونے لگتا۔ لیکن نہ ناظر اعلیٰ نے جن کو میں نے توجہ دلائی تھی۔ اس کی تردید کی نہ الفضل نے کیونکہ لوگوں کو خدا تعالےٰ کی نظر میں عزت پسند نہیں لوگوں میں سبکی ہونے سے زیادہ ڈرتے ہیں۔

اس پر میں نے عرض کی کہ اگر غلط دلیل دے چکنے کے بعد اپنی غلطی کو تسلیم کر لیا جائے تو اس کا اچھا اثر پڑتا ہے۔ فرمایا ہاں Psychologically سائیکلوجی کلی اچھا اثر بھی پڑتا ہے۔ مگر ہمارا مقصد تو جھوٹ کو مٹانا ہے خواہ وہ کہیں بھی ہو۔ [1]

حضور کی مندرجہ بالا گفتگو جہاں اخبارات کی آزادی اور کنٹرول کے متعلق ایک اہم چارٹر اور نہایت روشن مشعل راہ ہے۔ وہاں اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ باوجود سخت علالت کے حضور کس قدر اپنے اخبارات سے واقف ہوتے ہیں کہ صرف یہی نہیں معلوم کہ کون کون سے مضامین شائع ہو رہے ہیں بلکہ یہ بھی معلوم ہے۔ کہ کون کون سے نہیں شائع ہو رہے۔

پس جب ہمارا امام (علیہ السلام) باوجود عدیم الفرصتی اور سخت بیماری کے سلسلہ کے اخبارات کی نبض پر ہاتھ رکھے ہوتے ہے تو ہمارے لئے سخت افسوس کا مقام ہوگا۔ اگر ہم اس طرف کما حقہ توجہ نہ کریں اور اپنے اخبارات کی اشاعت اور بہتری کے خیال سے سبکدوش رہیں۔ خاکسار صلاح الدین ایم۔ اے سی از ملتان

[1] حاشیہ:- اس فقرہ سے مغربی اور اسلامی نقطہ ہائے نظر کا فرق بکمال واضح ہو جاتا ہے۔ مغربی تہذیب کیلئے نیکی کا محرک محض نتائج کی رعایت ہے۔ لیکن اسلام نتائج سے بے پروا ہو کر اصول کی وجہ سے نیکی کی پابندی کرواتا ہے۔ (صلاح الدین)

ہر امیر یا پریذیڈنٹ آج کے خطبہ پر فوری توجہ کرے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کا وہ حصہ جو خصوصیت سے تحریک جدید کے چندوں کے متعلق ہے احباب کے سامنے ہے۔ اس بصیرت افروز خطبہ کو پڑھ کر ہر جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ پر دو اہم ذمہ داریاں عاید ہو رہی ہیں۔

ایک یہ کہ ہر جماعت فوراً تحریک جدید کے "سیکرٹری مال" کا انتخاب کرے۔ اور فوری انتخاب کر کے براہ راست حضرت اقدس کے حضور یا اس دفتر میں حضور کے پیش کرنے کے لئے بھیج دے۔ اگر کوئی جماعت اپنی ضرورت یا کارکن کی موزونیت کے لحاظ سے مناسب سمجھے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کا سیکرٹری مال ہی تحریک جدید کا سکرٹری مال ہو۔ تو یہ جائز ہوگا۔ سیکرٹری مال تحریک جدید کے انتخاب کے بعد امیر یا پریذیڈنٹ کو چاہئے کہ اس کے چارج میں فوراً تحریک جدید دفتر اول کے گیارھویں سال۔ دفتر دوم کے سال اول۔ ترجمۃ القرآن اور غلہ فنڈ وغیرہ وغیرہ کی وعدوں کی فہرستیں اور متعلقہ کاغذات دے دیں۔ تا سکرٹری مال تحریک جدید پوری کوشش اور تن دہی سے کام شروع کرے۔

دوسرے یہ کہ ہر جماعت میں عام طور پر تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کی رفتار چالیس فی صدی ہے۔ حالانکہ وقت کے لحاظ سے کم سے کم ۸۰-۹۰ فیصدی ہونی چاہئے تھی۔ اس لئے ہر امیر یا پریذیڈنٹ اور سکرٹری مال تحریک جدید پوری تن دہی سے کوشش کرے۔ کہ اس کے وعدوں کی وصولی کم سے کم ۸۰-۹۰ فی صدی ہو جائے۔ اور ۳۱ جولائی تک ۹۰ فی صدی سے کم نہ رہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس خطبہ کو پڑھ یا سن لینے کے بعد ہر امیر یا پریذیڈنٹ اور ہر مجاہد کو اس وقت تک آرام کا سانس نہ لینا چاہئے۔ جب تک کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا نہ کر لے۔

خاکسار برکت علی خان
فنانشل سکرٹری تحریک جدید

دعائے ابراہیمؑ

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

اے خدا اس شہر کو سب کیلئے مامن بنا
ان بتوں نے سینکڑوں گمراہ انسان کر دیئے
ہاں اطاعت میں مری گر زور جو انسان ہو
میں نے اپنی ذریت چھوڑی ہے تیرے گھر کے پاس
ان کے دم سے ہو خدا تیری عبادت کا قیام
ان کو پھل ہر قسم کے دینا کہ یہ شاکر رہیں
علم میں تیرے زمین و آسمان کے راز ہیں
اے مرے رب تو نے سن لی اپنے بندے کی دعا
ہو ترے دربار میں اب یہ دعا میری قبول

مجھ کو میری ذریت کو بت پرستی سے بچا
ہے وہی میرا خدایا جو میری بیعت کرے
بخشدینا اے خدا اس کو جو نافرمان ہو
ہے یہ وادی غیر ذی زرع نہیں مجھ کو ہراس
لوگوں کے سینوں میں ہو انکی محبت کا مقام
جانتا ہے تو جو ہم ظاہر کریں مخفی کریں
رحمتیں تیری بڑھاپے میں مری ہم ساز ہیں
مجھ کو اسمٰعیلؑ اور اسحٰقؑ سا بیٹا دیا!
مجھ سے دنیا میں رہیں قائم نمازیں با اصول

بخشدینا اے خدا مجھ کو مرے ماں باپ کو
اور ہر مومن کو بھی اعمال کی جب جانچ ہو

ترمیمات بجٹ جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ آئندہ جو دوست دوران سال میں کسی دوسری جگہ سے تبدیل ہو کر آئیں یا وہاں سے تبدیل ہو کر جائیں۔ تو۔۔

یوم التبلیغ برائے مسلم صاحبان

۱۵ جولائی ۱۹۴۵ء بروز اتوار یوم التبلیغ برائے مسلم صاحبان مقرر ہے۔ احباب ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اور اس دن خوب اچھی طرح تبلیغ کریں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ)

جماعت احمدیہ مسلم کا جلسہ ملتوی

(چند روز ہوئے) جلسہ کے متعلق جو اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بعض مقامی مصالح کی وجہ سے انجمن احمدیہ نے اپنا جلسہ فی الحال ملتوی کر دیا ہے۔ آئندہ تاریخ کا فیصلہ ہو کر پھر اعلان کیا جائے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی حکمت

حدیث ترمذی میں بروایت ابن عباس مذکور ہے۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان خیرا کحا لکم الاثمد یجلوا البصر و ینبت الشعر۔ کہ تمہارے سب سرموں میں سے بہتر سرمہ اثمد ہے۔ جو آنکھوں کو جلا دیتا اور بالوں کو اگاتا ہے۔ " اثمد چاندی کی قسم کی ایک سفید دھات ہے۔ جو مفرد اور مرکب بھی ہوتی ہے۔ اکثر چاندی۔ پارہ اور گندھک کی اس میں آمیزش ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ نیو برونزک اور چین میں پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ برما۔ فرانس۔ آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ میں بھی کسی حد تک ہوتی ہے " (چیمبرس انسائیکلوپیڈیا)

اسے انگریزی میں انٹی مونیم (Antimonium) کہا جاتا ہے۔ " اس کے متعلق سب سے پہلے ۱۶۹۰ء میں، والن ٹین نامی ایک کیمیا دان نے تحقیق شروع کی۔ اس نے اس کے افعال و خواص کو معلوم کرنے کے لئے اسے چند راہبوں کو کھلایا۔ جو بے چارے سب کے سب اسکی زہر سے ہلاک ہو گئے۔ لہذا اس کا نام انٹی مونیم (قاتل رہبان) پڑ گیا۔ انٹی مونیم مرکب ہے دو کلمات یونانیہ سے انٹی بمعنی قاتل اور مونا کس بمعنی راہب " (میٹریا میڈیکا اردو)

اس حوالہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اثمد ایک سم قاتل ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے متعلق فرماتے ہیں۔ " ان خیرا کحالکم الاثمد "

اس حدیث کی تشریح میں شارحین حدیث نے اس طرح بیان کیا ہے۔ کہ احادیث اپنے خطاب اور استعمال کے لحاظ سے تین اقسام کی ہوتی ہیں۔ (۱) حدیث مختص بالافراد مخاطب بے شک اکثریت ہو۔ مگر قائل کی مراد کوئی خاص افراد ہوں۔ (۲) حدیث مختص بالمکان۔ یعنی خارج میں مکان کی کوئی قید نہ ہو۔ مگر ذہن میں کوئی خاص مکان ملحوظ ہو۔ (۳) حدیث مختص بالزمان۔ مطلق زمانہ بولا جائے۔ مگر ذہن میں کوئی خاص زمانہ اور وقت مراد ہو۔

اس لحاظ سے یہ حدیث دوسری قسم سے ہے۔ یعنی مختص المکان۔ گو الفاظ میں مکان کا ذکر نہیں ہے۔ لیکن قائل کی اس سے مراد ایک خاص جگہ ہی معلوم ہوتی ہے۔ اور وہ صرف علاقہ عرب ہے۔ جس پر یہ حدیث صادق آتی ہے۔ یعنی اثمد سب سرموں سے زیادہ بہتر تو ہے۔ مگر صرف خطہ عرب میں نہ کہ ہر جگہ۔ مگر ایسا کیوں؟ اسکی وجہ یہ ہے۔ عرب میں گرمی شدید ہوتی ہے۔ اور آندھیاں بکثرت چلتی ہیں۔ اس وجہ سے آنکھیں گرمی کے سبب یا گرد و غبار کی وجہ سے خراب ہوتی ہیں۔ ان کی حفاظت کے لئے صرف وہی دوائی کارآمد ہو سکتی ہے جس کا فعل گرمی کو زائل کرنا اور گرد و غبار اور میل سے آنکھ کو صاف کرنا ہو۔ چنانچہ جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اثمد ہی سب سے زیادہ مفید ہے۔ اور آنکھ کے لئے محافظ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ۱۶۹۰ء تک اس کے متعلق کوئی تحقیق نہ ہوئی۔ اس زمانہ تک اس کے خواص مخفی رہے۔ اور اسے صرف ایک زہریلی چیز سمجھا گیا۔ اس زمانہ کے بعد سب سے پہلے باسل والن ٹین نے اس کے متعلق تحقیقات شروع کی۔ اور اسے بہت مفید پایا۔ اور اسکی خوبیوں کو دنیا کے سامنے ظاہر کیا۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے۔

" The shortness of life makes it impossible for one man Thoraughly to Learu Antimony in which every day something of new is dis-covered. "

Chamberss Encycloha-edia Vol. I

کہ انسان کی قلیل عمر اثمد کے فوائد کا کلی طور پر احاطہ نہیں کر سکتی۔ جوں جوں تحقیق کی جاوے ہر روز اس کے متعلق ایک نیا انکشاف ظاہر ہوگا۔ یہ حوالہ اس امر کی تائید میں ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اثمد کے جو خواص بتائے تھے۔ وہ ۱۶۹۰ء میں ایک عرصہ دراز کی تحقیق کے بعد بھی بالکل صحیح ثابت ہوئے۔ اور جن فوائد کا آپ نے ذکر کیا تھا۔ ان کے صحیح تسلیم کرنے میں انکار کی کوئی گنجائش نہیں۔

محدثین کا تو یہ خیال ہے۔ کہ اثمد صرف خطہ عرب میں ہی مفید ہے۔ مگر جیسے کہ اس کے فوائد سے معلوم ہوتا ہے۔ نہ صرف عرب بلکہ عالمگیر فوائد اس میں پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ آنکھوں کے خراب ہونے کی اکثر دو ہی وجوہ ہوتی ہیں اگر ان کا ازالہ ہوتا رہے۔ تو آنکھ کے خراب ہونے کی نوبت نہیں پہنچتی۔ ایک تو گرد و غبار کی وجہ سے اور دوسرے گرمی کے اثرات سے۔ اگر ان دونوں کا قبل از وقت دفعیہ ہوتا رہے۔ تو آنکھ ہر قسم کی بیماری سے محفوظ و مصئون رہتی ہے۔ اثمد کا اثر حفظ ما تقدم کے طور پر ہوتا ہے۔ اور اس میں خصوصیت یہ ہے۔ کہ گرد و غبار کو جمع کر کے پانی کے ذریعہ آنکھ سے خارج کر دیتا ہے۔ اور گرمی کے اثر کو گھٹاتا ہے۔ چنانچہ اس کے فوائد ملاحظہ ہوں۔

اثمد محافظ صحت آنکھ کا اور اعصاب کا اور دافع گرمی اور رطوبت کا اور میل آنکھ کا اور باعث اندمال قروح ہے۔

مخزن الادویہ اردو)

"The Antimony Metal, is a bad conductor of heat."

chambers's Encyclopaedia vol. I

کہ اثمد رہات گرمی کے اثر کو زائل کر دیتی ہے۔ چنانچہ یہ دونوں خوبیاں اس قسم کی ہیں۔ جن سے آنکھ ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہتی ہے۔ اور Prevention is better than cure کے طور پر دیگر ادویات کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی۔ اب ہمیں تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد خیرا کحالکم الاثمد بالکل درست ہے۔ اور عین حقیقت پر مبنی۔ صرف فرق یہ ہے۔ کہ سائنسدانوں نے اس کے خواص کو سینکڑوں سالوں کی کاوش و تدقیق کے بعد معلوم کیا۔ مگر آپ نے اللہ تعالیٰ سے علم پاکر بلا دقت و محنت یہ سب کچھ بتا دیا۔ جس پر ہم اللہ تعالیٰ کے احسانِ عظیم کا جسقدر بھی شکر بجا لائیں کم ہے۔ خاکسار منیر احمدؐ دنیسی

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا { (۱) شیخ رحیم بخش صاحب موگا بیمار ہیں۔ (۲) محمد افضل صاحب بوجھ کلاں کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۳) بشیر احمد ولد میاں وارث علی صاحب پاک پٹن بیمار رہے ہیں۔ (۴) مولوی مجید احمد صاحب برما کے محاذ پر بیمار اور بعض مشکلات میں ہیں۔ (۵) شیخ محمد رمضان صاحب پٹیالہ کی والدہ صاحبہ اور بھانجہ بیمار ہیں۔ (۶) سید علی احمد صاحب مہاجر انبالوی قادیان کا بچہ تنویر احمد بیمار رہتا ہے۔ (۷) شمشاد احمد صاحب اور حافظ عبد العزیز صاحب سیالکوٹ چھاؤنی بیمار ہیں۔ (۸) بابو عبد الکریم صاحب شیخوپورہ کی اہلیہ اور چھوٹا بچہ بیمار رہیں۔ (۹) ملک حبیب اللہ صاحب لاہور کا بچہ سخت بیمار ہے۔ (۱۰) نذیر احمدؐ صاحب باجوہ سیالکوٹ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۱۱) حافظ بشیر احمدؐ صاحب قادیان امتحان میں کامیابی کے خواہاں ہیں۔ (۱۲) حکیم حاجی شاہ نواز صاحب کھرڑ ضلع انبالہ بیمار رہتے ہیں۔ (۱۳) راجہ غلام رسول صاحب قادیان کی اہلیہ صاحبہ بیمار رہی ہیں۔ احباب سب کے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت { ۷ رجون کو میرے بھائی حمیدار مولوی محمدؐ مجید احمدؐ صاحب کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی۔ حضور نے نام امۃ الکریم تجویز فرمایا ہے۔ احباب صحت و درازی عمر کے لئے دعا کریں۔ محمدؐ حمید احمد۔

وفات { میری لڑکی ۱۹ رجون کو فوت ہو گئی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ ماسٹر محمد علی خاں گھڑ وعہ

خطابات (۱) قاضی محمد رشید صاحب جو اسوقت سولین گز ٹیڈ افیسر کے عہدہ پر سکندر آباد متعین ہیں۔ ملک معظم کی سالگرہ کے موقعہ پر انہیں " خانصاحب " کا خطاب عطا کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے لئے مبارک کرے۔ اور آئندہ ترقیات کے لئے پیش خیمہ بنائے۔ (نور الحق واقف زندگی)

(۲) کیپٹن عطاء اللہ خان صاحب باجوہ ساکن چک ۵۵ ج ب ۲ محمود پور ضلع منٹگمری چار پانچ سال ہوئے۔ لیفٹیننٹ ۴ بھرتی ہوئے تھے۔ ساڑھے تین سال بعد کیپٹن ہوئے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کیپٹن سے میجر کا عہدہ مل گیا ہے۔ اور لڑائی میں M-C کا تمغہ ملا۔ الحمد للہ۔ میں ناظرین الفضل کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جنہوں نے [illegible] کے لئے دعائیں کیں۔ والدہ عطاء اللہ خاں

جلسہ سالانہ کے مضامین کے متعلق مشورہ

اخبار الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں احباب جماعت سے جلسہ سالانہ کے مضامین کے متعلق مشورہ طلب کیا گیا ہے۔ احباب فوری توجہ فرما کر ممنون کریں۔ (نظارت دعوت وتبلیغ)

قادیان میں عظیم الشان مذاہب کانفرنس

حسب خواہش حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حسب فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۴۵ء امسال ماہ دسمبر میں جلسہ سالانہ کے دنوں میں قادیان میں ایک عظیم الشان مذاہب کانفرنس منعقد کی جائیگی جس میں تمام بڑے بڑے مذاہب کے نمائندگان کو دعوت دی جائیگی۔ جو دوسرے مذاہب پر حملہ کئے بغیر اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرینگے۔ احباب جماعت کا فرض ہے کہ کثرت سے غیر مسلم احباب کو اس میں شرکت کے لئے ابھی سے تیار کریں۔ اور اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں۔ تاریخ انعقاد اور مضمون سے جلد اطلاع کی جائیگی۔ (نظارت دعوت وتبلیغ)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج قادیان

عام قانون کے ماتحت کالج میں داخلہ ۱۹۔ ماہ حال کو بند ہو گیا ہے۔ لیکن وہ طلبہ جو ابھی تک بوجہ کسی مجبوری کے داخل نہیں ہو سکے۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ وہ پانچ روپے فیس تاخیر ادا کر کے ۷ جولائی تک کالج میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ایسے طلبہ جلد از جلد قادیان پہنچ جائیں۔ (پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

ادائیگی زکوٰۃ کی اہمیت

زکوٰۃ کی ادائیگی اسلامی نظام میں بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جب بہت سے اشخاص نے زکوٰۃ کی ادائیگی سے انکار کیا۔ تو خلیفۂ وقت حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے ایسے لوگوں کو اسلام سے ارتداد کرنے والے اور اسلامی نظام کے خلاف علم بغاوت بلند کرنے والے قرار دیکر ان سے جنگ کی اور اسباب کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کی کہ اسلامی لشکر کو دور دراز فاصلہ پر اور بڑے بڑے غنیم سے مقابلہ درپیش ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے زکوٰۃ کے ادا کرنے کا تاکیدی حکم دیا ہے۔ اور ایمان کی بنیاد جن باتوں پر رکھی ہے۔ ان میں سے ایک زکوٰۃ بھی ہے۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکوٰۃ کی ادائیگی کی اہمیت ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔ من اٰتاہ اللّٰہ مالاً فلم یؤدّ زکوٰتہٗ مثل لہ مالہ یوم القیامۃ شجاعاً اقرع لہ زبیبتان یطوقہ یوم القیامۃ ثم یاخذ بلہزمتیہ یعنی شدقیہ ثم یقول انا مالک انا کنزک۔ یعنی جس شخص کو خدا تعالےٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اسی کا مال اس کے سامنے ایک گنجے بڑی کچلیوں والے سانپ کی صورت میں پیش کیا جائیگا۔ جو اس کے گلے میں بطور زنجیر کے ڈالا جائیگا۔ اور وہ اسے کہیگا۔ کہ میں تیرا وہ مال ہوں۔ تیرا وہ خزانہ ہوں جس کی تو نے زکوٰۃ ادا نہیں کی۔

اس حدیث نبویؐ سے واضح ہے۔ کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صاحب نصاب انسان کے لئے زکوٰۃ ادا نہ کرنا سخت جرم قرار دیا ہے۔ اور اس پر سخت وعید بیان فرمائی ہے۔ اندریں حالات ضروری ہے۔ کہ ہماری جماعت کے تمام ان افراد کا جنہیں اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے شرعی نصاب زکوٰۃ کا مالک بنایا ہے۔ نہایت ضروری فرض ہے۔ کہ اسلامی شریعت کی پابندی کرتے ہوئے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کریں۔ اور خدا کے حکم کو ماننے والے اور بنی نوع انسان کے ساتھ احسان کرنے والے قرار پائیں۔

زکوٰۃ کے متعلق مسائل معلوم کرنے کے لئے اگر کسی دوست کو ضرورت ہو تو دفتر بیت المال سے رسالہ مسائل زکوٰۃ مفت طلب کر سکتے ہیں۔

(ناظر بیت المال)

وصیّتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۴۶۷ منکہ مسعود احمد ولد چوہدری غلام قادر صاحب نمبردار قوم جٹ باجوہ عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ تھا بمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ صرف مجھے ۲۰/ روپے ماہوار جیب خرچ والد صاحب کی طرف سے ملتے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد مسعود احمد موصی۔ گواہ شد۔ ملک محمد شریف۔ گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۸۴۵۳ منکہ عزیزہ بیگم زوجہ بابو عبد الحلیم صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن انبالہ شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) ہنسیاں طلائی وزنی ۳ تولہ (۲) کانٹے طلائی ½ تولہ (۳) لاکٹ طلائی ۲ تولہ (۴) کانٹے طلائی ایک تولہ (۵) بٹن طلائی ا تولہ (۶) ڈنڈیاں طلائی ۲ تولہ (۷) چھلیاں ا تولہ (۸) انگوٹھیاں ۳ عدد ۶ ماشہ (۹) مکان پختہ وخام جو میرے خاوند نے مجھے رہنے کے لئے دیا ہے مالیتی ۸۰۰/ میرے بعد میرے خاوند عبد الحلیم کے بچے ہونگے (۱۰) زمین متصل پولیس لائن ایک بیگہ (۱۱) زمین زنئی گڑھ والی ۱ بیگہ جو بموجب وصیت میرے والد نے مجھے دی ہے۔ (۱۲) ماہوار آمدنی ۴۰/ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ عزیزہ بیگم لیڈی ویل فیئر ورکر انبالہ شہر گواہ شد:۔ عبد الحلیم خاوند موصیہ۔ گواہ شد عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ

نمبر ۸۴۶۴ منکہ محمد رحمت علی ولد حاجی رحمت علی صاحب مرحوم قوم شیخ عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۳ء ساکن موضع بادشاہ ردک ڈاکخانہ زینت پور ضلع ٹپیرہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۴۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

سیٹلمنٹ	۳۶۱۸ع	۳۱	شتک
״	۴۱۹۵ع	۳۳	״
״	۳۵۱۷ع	۱۷	״
״	۳۶۳۰ع	۳۱	״
״	۴۰۹۷ع	۲۱	״
״	۴۰۶۴ع	۳۶	״
״	۳۶۰۷ع	½ ۱۶	״
״	۳۶۱۰ع	۳۷	״

(اس زمین کا میں واحد مالک ہوں)

״ ۲۷۹۰ع ۸ اشتک اور ۳۹۶۰۔ ۴ شتک

״ ۲۰۳۲ع ۲۹ ״ اس زمین کے ۵/۲ حصہ کا مالک ہوں

سیٹلمنٹ	۳۸۴۷ع	۳	شتک
״	۳۸۵۰ع	۳	״
״	۳۴۱۶ع	۱۴	״
״	۳۴۳۴ع	۲۳	״
״	۳۴۸۱ع	۲۲	״
״	۳۵۵۵ع	۲۷	״
״	۳۸۷۲ع	۹	״
״	۳۸۴۷ع	۵	״
״	۳۸۷۵ع	۶	״
״	۳۸۷۶ع	۴	״
״	۴۰۲۴ع	۳	״
״	۴۱۴۴ع	۲۴	״
״	۴۱۹۴ع	۳۲	״
״	۴۲۷۷ع	۲۶	״

مذکورہ بالا اراضی میں میری والدہ بھی شامل ہیں اور ان کا ½ حصہ ہے۔ مذکورہ بالا کل اراضی کی قیمت دس ہزار روپیہ ہے۔ اس کی سالانہ آمد ۵۰/ روپے۔ اس زمین اور اس کی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد محمد رحمت علی موصی۔ گواہ شد (منشی) عبد الخالق گواہ شد:۔ سید اعجاز احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

تصحیح

۱۲ مئی ۴۵ء کے الفضل میں امیر بیگم صاحبہ زوجہ جمعدار راجہ محمد اشرف صاحب کی وصیت چھپی ہے جس میں دلکی بجائے زوجہ غلطی سے چھپ گیا ہے ایسے ہی ۲۴ مئی کے پرچہ میں ہاجرہ بیگم صاحبہ بیوہ بابو بشیر احمد صاحب محلہ دارالرحمت کی وصیت میں بانکی بجائے لفظ بیوہ چھپ گیا ہے احباب تصحیح کر لیں۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

۱۹۴۵ء

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں نئے طلبہ کا داخلہ ۱۵ر جولائی ۱۹۴۵ء سے ۲۳ر جولائی تک ہوگا۔ درخواست داخلہ ۸ر جولائی ۱۹۴۵ء تک دفتر پرنسپل طبیہ کالج میں پہنچ جانی چاہیئے۔ دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر امیدوار کو کالج میں حاضر ہو جانا چاہیئے۔ تعداد مقررہ کے پورا ہونے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ ہوگا۔ قواعد داخلہ مفت طلب کئے جا سکتے ہیں۔

عطاء اللہ بٹ پرنسپل طبیہ کالج
مسلم یونیورسٹی۔ علی گڑھ

جلد ۳۳ نمبر ۱۴۷

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۲۴ جون۔ سپریم اتحادی ہیڈ کوارٹر کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ جنگ کے خاتمہ تک ان فوجوں کے جنہوں نے ہتھیار ڈالے۔ کل ۷۶۱۴۹۴ جرمن قیدی بنائے گئے۔ ان میں سے ۲۰۹۰۰۰۰ جرمن فوج کے ہتھیار ڈالنے سے پہلے ہی جیل کیمپوں میں بند تھے۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ مغربی محاذ پر ۴۰۰۰۰۰ جرمن یا تو مارے گئے۔ یا عرصہ تک کے لئے زخمی ہو گئے۔

دہلی ۲۴ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ لیڈروں کی کانفرنس کے اجلاس صبح کے وقت ہوا کریں گے۔ تاکہ مختلف لیڈر شام کے وقت اپنی پارٹیوں کے ساتھ تبادلہ خیالات کر سکیں۔

ماسکو ۲۴ جون۔ ماسکو اور برلن کے درمیانی سفر کو آرام دہ بنانے کے لئے ایک نئی قسم کی ریلوے سروس جاری کی گئی ہے۔

لنڈن ۲۴ جون۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ پولش لیڈروں میں پولینڈ کی عارضی حکومت کے قیام پر سمجھوتہ مکمل ہو گیا ہے۔ ناموں کا اعلان وارسا سے بعد میں کیا جائیگا۔

شملہ ۲۴ جون۔ گورنر پنجاب اور وزیر اعظم پنجاب ملک خضر حیات خاں نے آج وائسریگل لاج شملہ میں وائسرائے سے ملاقات کی۔

شملہ ۲۴ جون۔ آج مسٹر گاندھی اور مولانا ابوالکلام صاحب آزاد نے ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند سے سمجھوتہ کے متعلق ابتدائی بات چیت کی۔ مولانا ابوالکلام نے گفتگو کے بعد آل انڈیا ریڈیو کے نامہ نگار کو بتایا۔ کہ وائسرائے کو کانگرس کی پوزیشن پوری طرح سمجھا دی گئی ہے۔ اور اس بارہ میں کوئی لگی لپٹی بات میں نے نہیں رکھی۔ انہوں نے کہا۔ وائسرائے سے ہماری گفتگو بالکل دوستانہ رنگ میں ہوئی ہے۔ انہوں نے ہماری باتیں پورے غور کے ساتھ سنیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ آج یا کل کانفرنس ختم ہونے کے بعد وائسرائے سے پھر ملاقات کی جائے۔

شملہ ۲۴ جون۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر مسٹر جناح آج پانچ بجے ہز ایکسیلنسی وائسرائے سے بات چیت کرنے کے لئے وائسرائیگل لاج میں گئے۔

شملہ ۲۴ جون۔ آج تیسرے پہر اکالی لیڈر ماسٹر تارا سنگھ صاحب ہز ایکسیلنسی وائسرائے کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب سے ملے۔ سردار منگل سنگھ صاحب بھی ان کے ساتھ تھے۔

دہلی ۲۴ جون۔ مشرقی ہوائی کمان کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل ہمارے بمباروں نے دشمن کی بہت سی عمارتوں پر بم گرائے۔ کئی عمارتیں ٹوٹ پھوٹ گئیں۔ دشمن کی چار کشتیوں کو ڈبو دیا گیا۔

لنڈن ۲۴ جون۔ امریکن ہوائی جہازوں نے آیوجیما کے ہوائی اڈوں سے اڑ کر جاپانی اڈوں پر کامیاب حملہ کیا۔ ۱۹ جاپانی فائٹروں کو مار گرایا گیا۔ اور ۱۳ جہازوں کو زمین پر ہی برباد کر دیا گیا۔

لنڈن ۲۴ جون۔ بورنیو میں آسٹریلین دستوں نے تیل کے میدانوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جنرل میکارتھر کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ قبضہ بغیر کسی مزاحمت کے کیا گیا۔

لنڈن ۲۴ جون۔ ایک نامہ نگار ۸. نے لکھا ہے۔ کہ لنڈن کے سیاستدان لارڈ ویول کی بہت تعریف کر رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ لارڈ موصوف ایک مستعد کارکن ہیں۔ اور ان کی خواہش ہے۔ کہ ہندوستان ان کے میعاد عہدہ میں کم از کم دوسری نوآبادیوں کے مساوی درجہ حاصل کرے۔ ان سیاستدانوں کو یقین ہے۔ کہ لارڈ ویول صرف ایک ایسے گورنر جنرل کی حیثیت اختیار کرنا چاہتے ہیں جن کا برطانیہ سے اسی طرح کا تعلق ہو۔ جو دوسری نوآبادیوں کے گورنر جنرلوں کا برطانیہ کے ساتھ ہے۔

لاہور ۲۴ جون۔ پنڈت چاند نرائن سپیشل مجسٹریٹ نے اڑھائی سال کے بعد جعلی نوٹوں کے مشہور مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔ اس مقدمہ میں کل ۱۴ ملزم تھے۔ ان کے خلاف الزام یہ تھا۔ کہ انہوں نے دس دس روپے والے نوٹ لاکھوں کی تعداد میں چھاپے اور چلائے۔ مجسٹریٹ نے تمام ملزموں کو ڈسچارج کر دیا۔

شملہ ۲۴ جون۔ آج وائسرائے نے فیصلہ کیا ہے کہ کانفرنس کل گیارہ بجے شروع ہوگی۔

شملہ ۲۴ جون۔ آج ہنری رچرڈسن نے آل انڈیا ریڈیو کے ایک نمائندہ کو یہ بیان دیا کہ میں ہندوستان کی اقلیتوں کی نمائندگی کے لئے اس کانفرنس میں شامل ہو رہا ہوں۔ مگر ایگزیکٹو کونسل میں ان کا کوئی ممبر نہ ہوگا

دہلی ۲۴ جون۔ ہندوستان میں ایک اعلیٰ صنعتی ادارہ قائم کرنے کے لئے حکومت ہند کی مقرر کردہ اعلیٰ صنعتی تعلیم کی مجلس نے ایک مجلس مقرر کی ہے جو اعلیٰ صنعتی تعلیم کے

لاہور ۲۴ جون۔ گورنر پنجاب نے ڈاکٹر اے وحید بی۔اے (آنرز) پی۔ایچ۔ڈی (لنڈن) کو پنجاب یونیورسٹی کا فیلو نامزد کر دیا ہے۔ آپ اسلامیہ کالج لیشاور کے پروفیسر ہیں۔

ماسکو ۲۴ جون۔ روس میں زبان و ادب کا مشرقی ادارہ ہندی روسی اور اردو روسی لغت (ڈکشنریاں) مرتب کر رہا ہے۔ جاپانی روسی۔ چینی روسی اور منگولین روسی ڈکشنریاں بھی تیار کی جا رہی ہیں۔ زبان و ادب کا مشرقی ادارہ روس کی اکاڈمی آف سائنسز کے ماتحت

چنگکنگ ۔۔ون۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ایگزیکٹو یونین کا پریذیڈنٹ وزیر اعظم ڈاکٹر ٹی۔ وی سونگ سان فرانسسکو سے واپس آگیا ہے۔ جہاں وہ چینی ڈیلیگیشن کی رہنمائی کر رہا تھا۔

ایتھنز ۲۴ جون۔ یونان کی وزارت داخلہ نے حکم دیا ہے۔ کہ جو یونانی کاریگر جرمنی سے واپس آئے ہیں۔ ان کی تمام جرمن اور ہنگرین بیویاں گرفتار کر لی جائیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ شادیاں منسوخ کر دی جائینگی۔ چنانچہ ان جرمن عورتوں کو گرفتار کر کے سرحد کے پاس خاص کیمپوں میں رکھا جا رہا ہے۔

لنڈن ۲۴ جون۔ باخبر ڈپلومیٹک حلقوں کا بیان ہے۔ کہ مارشل سٹالین نے برطانیہ اور امریکہ کے سامنے تجویز پیش کی ہے۔ کہ جرمنی سے پانچہزار ملین پونڈ تاوان جنگ وصول کیا جائے۔ اور اس کا نصف حصہ روس کو دیا جائے۔ باقی نصف دیگر اتحادیوں میں تقسیم کیا جائے۔